اسلام میں قبل از پیدائش بچوں کے حقوق

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

ایم اے - ایل ایل بی - پی ایچ ڈی

فقہ میں قبل از پیدائش بچے کے لیے جنین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

انسانی زندگی کی ابتدا Sperm اور Ovum کے امتزاج سے عمل پذیر ہوتی ہے اسے Fertilisation کہتے ہیں۔ Embryology وہ سائنس کی قسم ہے جو قبل از پیدائش انسانی بچے کے نشوونما سے تعلق رکھتی ہے۔ اس سائنس کے مطابق بچہ اپنی ابتدائی حالت میں Embryo کہلاتا ہے۔ یہ ریت کے دانے کی مانند ہوتا ہے۔ چار ہفتوں کے بعد آنکھیں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ پانچویں ہفتے میں بازو وغیرہ بنتے ہیں۔ آٹھ ہفتوں کے بعد Embryo کی لمبائی ایک انچ ہوتی ہے۔ اس کے بعد بچے کو Fetus کہا جاتا ہے۔ بارہویں ہفتے میں کان بنتے ہیں اور قوت سماع ملتی ہے۔ پانچ ماہ کے بعد بچے کی لمبائی آٹھ انچ اور وزن ایک پونڈ ہوتا ہے اس شکل میں بچہ ایک مکمل انسانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ قرآن حکیم نے ابتدائی حالت کو 'علقہ' اور بعد والی حالت کو 'مضغہ' کہا ہے۔ قرآن حکیم کا یہ اعجاز ہے کہ ۱۴۰۰ سال قبل جبکہ (Medical Sciences) نے انسانی تخلیق کے بارے میں اتنی معلومات بہم نہیں پہنچائی تھیں، ایک اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے (بذریعہ وحی) یہ تمام اسرار و رموز قرآن میں بیان کر دیے گئے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

یَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۔

اندھیروں کی تین تہوں سے مراد (1) ABDOMINAL WALL

(2) Uterine Wall

(3) Extraembryonic Membranes

ہیں جن میں ایک بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ میڈیکل سائنس ظلمت ثلث کی تصدیق کرتی ہے Embryo
اور Fetus کی Stages کی تصدیق سورۃ العلق میں موجود ہے:

"اقرا باسم ربك الذی خلق ۔ خلق الانسان من علق" (سورۂ علق)

ترجمہ:۔ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے تمہیں پیدا کیا ۔ انسان کو اس لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (سورۃ العلق)

علقہ سے مراد وہ stage ہے جب بچہ لوتھڑا ہوتا ہے۔ عبدالودود کے الفاظ میں جو انہوں نے اپنی کتاب Phenomena of Nature and the Quran (1971 Edition) صفحہ ۱۴۵ پر تحریر کئے، قابل ذکر ہیں:

"It was absolutely impossible for any human being, to imagine 1400 years ago that human life in the mother's uterus storts from a ' hanging mass ' inside the blastocyst, a thing invisible to the naked eye".

قرآن حکیم میں انسانی تخلیق کی ابتدا کے بارے میں جگہ جگہ ذکر موجود ہے۔ نطفہ، ماءِ دافق، نفسِ واحدۃ نطفۃ اذا تمنی، نطفہ امشاج اور ماء کے الفاظ اکثر آیات میں انسانی تخلیق کے سلسلے میں استعمال ہوئے ہیں۔

شخصیت | فقہ اسلامی میں پیدائش سے قبل بچے کو (Person) تصور کیا جاتا ہے اور اسے قریباً تمام حقوق و فرائض ملتے ہیں جو ایک زندہ شخص کو مل سکتے ہیں۔ انگلینڈ

کے قانون کے مطابق پیدائش سے قبل اگر بچے کو کوئی حادثہ آئے اور زخم وغیرہ آئیں یا اپاہج ہو جائے تو اُسے معاوضہ ملے گا۔ یہ Pre-Natal Injuries سے متعلق قانون ہے۔ Fatal Accidents Act (1846) کے تحت ماں معاوضہ لے سکتی ہے۔ South Africa کا بھی یہی قانون ہے انگلینڈ میں ماں اگر بچے کو پیدائش سے قبل قتل کر دیتی تو Sentence of Death(Expectant Mothers Act, 1931) کے مطابق عمر قید کی سزا کی مستوجب ہوتی تھی۔ شریعت میں بھی پیدائش سے قبل بچے کو تحفظ دیا گیا ہے۔ بچے کے یہ حقوق اسلام تسلیم کرتا ہے۔

زندگی کا تحفظ

اگر عورت حاملہ ہو اور بچے کو کوئی شخص ضرب لگائے اور وہ مر جائے تو اس کا معاوضہ مجرم غرہ کی صُورت میں ادا کرے گا۔ غرہ دیت کا ۱/۵ واں حصہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی ہذیل کے مقدمہ میں دو سوکنوں کے درمیان لڑائی کی وجہ سے ایک بچے کو نقصان اور موت کی صُورت میں غرہ کا حکم صادر فرمایا تھا۔ ایک سوکن نے خیمے کی لکڑی سے دوسری حاملہ سوکن کا بچہ ضائع کر دیا تھا۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہو اور بعد میں ان زخموں کی وجہ سے مر جائے تو مکمل دیت مجرم کو ادا کرنا پڑے گی۔ قبیلہ بنی ہذیل کا مقدمہ صحیح مسلم میں درج ہے۔ امام مالک نے المؤطا، امام سرخسی نے المبسوط اور امام شافعی نے کتاب الام میں تفصیل سے اس مقدمہ پر روشنی ڈالی ہے۔ پروفیسر N.J.Co lson نے Succession in the Muslim Family اور A History of Islamic Law میں غرہ کے قانون کا ذکر کیا ہے۔ تمام مکاتب فکر غرہ کے قانون پر متفق ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل و اثنا عشریہ فقہاء کے نزدیک غرّہ کا حق دار بچہ ہے۔ مصر کے قانون کے مطابق ماں اس رقم یا معاوضے کی زیادہ حق دار ہے۔ فقہاء کے نزدیک عاقلہ یعنی قبیلہ یا برادری غرّہ ادا کرے۔ جرمن پروفیسر Joseph Schacht اپنی کتاب Introduction to Islamic Law میں لکھتے ہیں کہ اگر Abortion خاوند کی مرضی سے ہو تو پھر کوئی جرم نہیں شاخت کی اس رائے سے میرا کوئی اتفاق نہیں۔ بچے کی زندگی کا مکمل تحفظ فقہ نے دیا ہوا ہے۔ امام نووی کے نزدیک اگر دو بچوں کا حمل گرایا جائے تو غرہ دوگنا ادا کرنا پڑے گی۔ فتاویٰ عالمگیری میں بھی یہی

قانون بیان کیا گیا ہے ۔ علامہ مرغینانی نے کتاب الہدایہ میں غرّہ کی رقم ۵۰۰ درہم بیان کی ہے جو حضور اکرمؐ نے مقرر فرمائی تھی ۔ امام مالک اور امام شافعیؒ نے ۶۰۰ درہم بیان کی ۔ یہ رقم وقوعہ کے ایک سال کے اندر ادا کرنا ہوتی ہے ۔ یہ حنفی مسلک ہے ۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مدت تین سال ہے ۔ شرائع الاسلام اور جامع الجعفری جو اثنا عشریہ مسلک کی مستند کتابیں ہیں ، مدت تین سال بیان کرتی ہیں ۔ جہاں تک عاقلہ کے ادارے کا تعلق ہے ۔ سر عبدالرحیم نے The Principles of Muhammadan Jurisprudence میں عاقلہ کے ادارے کی اہمیت پر کافی زور دیا ہے فوج کی ایک رجمنٹ بھی عاقلہ ہو سکتی ہے ۔ ڈاکٹر S.M. Yousuf کے نزدیک موجودہ دور کی Associations اور Unions عاقلہ ہیں ۔ مثلاً میڈیکل ایسوسی ایشن

حاملہ مجرم عورت کے خلاف کاروائی

ماں کے شکم میں موجود بچے کو اس حد تک فقہ نے تحفظ دیا ہے کہ اگر یہ عورت زنا کی مرتکب ہوئی ہو تو اس کے خلاف رجم کی سزا پر اُس وقت تک عمل درآمد نہیں ہوتا جب تک بچہ دو سال کا نہ ہو جائے ۔ حق رضاعت بچے کو مکمل طور پر دیا گیا ہے ۔ عمران بن حصین نے وہ حدیث بیان فرمائی ہے جس میں ایک عورت کو سزا اُس وقت تک نہ دی گئی جب تک وہ حمل سے فارغ نہ ہوئی ۔ جامع ترمذی میں اور ابن نجیم کی (بحر الرائق) میں اس کا ذکر تفصیل سے موجود ہے ۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بچے کے دُودھ چھڑوانے تک عورت کو رجم کی سزا نہ دی جائے ۔ امام مالک کے نزدیک وضع حمل کے بعد سزا دی جائے ۔ ابن قدامہ نے کتاب المغنی میں بیان کیا ہے کہ جب عورت بچہ جن لے اور تندرست ہو جائے تو اسے سزا دی جائے ۔

قانونی تحفظ

فقہ پیدائش سے قبل بچے کو مکمل تحفظ دیتا ہے ۔ بچے کو پیدائش سے قبل ضائع کرنا یا ہلاک کر دینا قابل گرفت ہے اور اس سے حسب ذیل جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے ۔

(I) Concealment of Birth

(II) Abortion and Child Destruction

انگلینڈ کے قانون کے مطابق Concealment of Birth جرم ہے ۔ اگر کوئی مُردہ بچے کو چھپا دے ۔ تو اسے ۲ سال کی قید ہو گی ۔ Cross and Jones اور Smith and Hogans نے تفصیل سے اس قانون پر روشنی ڈالی ہے ۔ اگر عورت خود اپنا حمل گرا دے

تو یہ (Miscarriage) کہلائے گا۔ اس کی سزا عمر قید ہے۔ عورت کی زندگی بچانے کے خاطر ڈاکٹر یا اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے حضرات حمل ضائع کر سکتے ہیں۔ زہر دے کر یا کسی اوزار سے بچے کو ضائع کرنا قابل گرفت ہے۔ انگلینڈ میں ۱۹۲۹ ، ۱۸۰۳ ، ۱۸۶۱ اور ۱۹۶۷ء کے قوانین بچے کو تحفظ دیتے ہیں The Infant Life (Preservation) Act, 1929 اس ضمن میں قابل ذکر ہے۔ انگلینڈ کے قانون کے مطابق بچے کو ضائع کرنے کی خاطر مدد کرنے والا ہر شخص قابل گرفت ہے۔ یورپ نے تو ماضی قریب میں (Unborn Child) کو تحفظ دیا جبکہ اسلام نے شروع ہی سے اسے قانونی تحفظ دیا۔

سورۃ النساء میں ارشاد ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ"

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی ، عبداللہ یوسف علی اور محمد اسد معاشی تنگی کی وجہ سے بچوں کے قتل کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اس سے مراد Birth Control ہے۔ جو بچے کا قتل ہے۔ سورۃ الفرقان ، سورۃ بنی اسرائیل ، سورۃ انعام اور دیگر مقامات پر اس بارے میں احکام موجود ہیں۔ مولانا مودودی کے نزدیک Contraceptiv یعنی مانع حمل ادویات اور اشیاء کا استعمال موجودہ دور کی Infanticides ہے۔

Dr. Robert Roberts نے اپنے مقالہ The Social Laws of the Quran میں پہلی الہامی کتب کا بھی ذکر کیا ہے جس میں Abortion سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً Book of Actions and Retributions: حکم ہے

Do not kill your children, either

before or after birth".

عبدالقادر عودہ شہید کے نزدیک عورت کو دھمکی دینے سے اگر حمل ضائع ہو جائے تو مجرم معاوضہ ادا کرے۔

فقہ میں اس حد تک بچے کو پیدائش سے قبل حقوق حاصل ہیں۔

حق وراثت | پیدائش سے قبل بچے کو وراثت کا حق بھی حاصل ہے بشرطیکہ وہ حلالی ہو۔ اگر بچہ

ولدالزنا ہو تو ماں کی وراثت لے سکتا ہے ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو ۔

نسب فقہ بچے کو (Right of Legitimacy) بھی دیتا ہے ۔ بشرطیکہ بچہ جائز طریقے سے پیدا ہو اور شادی فقہ کے قانون کے مطابق ہو ۔ باپ کی موت یا طلاق کے چھ ماہ بعد پیدا ہونے والا بچہ حلالی تصور ہوگا اسی طرح مختلف مکاتب فقہ کے مطابق جو مدتیں درج ہیں اس مدت میں بچہ پیدا ہو ۔ مثلاً شیعہ قانون کے مطابق طلاق یا خاوند کی موت کے دس ماہ کے اندر اندر بچہ پیدا ہو ۔ الغرض قانون بچے کی شہرت اور عزت کی گارنٹی دیتا ہے ۔ والد کے اقرار سے بھی بعض صورتوں میں بچہ حلالی تصور ہوتا ہے

ہبہ کا حق فیضی کے نزدیک بچے کو پیدائش سے قبل ہبہ کا حق نہیں کیونکہ وہ جائیداد پر قبضہ نہیں کر سکتا ہے جو کہ ہبے کی ایک شرط ہے ۔ لیکن جائیداد میں Limited Interests and Usufructs کے بارے میں ہبہ ہو سکتا ہے ۔ یعنی باغوں کی آمدنی یا جائیداد کا کرایہ بچہ لے سکتا ہے ۔

وصیت کا قانون وصیت کے ذریعے بچے کو جو ابھی پیدا نہیں ہوا قانونی حقوق تو حاصل ہو سکتے ہیں مگر اس پر فرائض عائد نہیں ہوتے ۔ کوئی ولی بچے کے لیے اشیاء خریدنے کا معاہدہ نہیں کر سکتا اس شرط پر کہ اس کی قیمت بچہ ادا کرے گا وصیّت کے ذریعے بچے کو جائیداد دی جا سکتی ہے ۔

اسقاطِ جنین اور پاکستانی قوانین تعزیرات پاکستان میں اسقاط جنین کے بارے میں دفعات موجود ہیں اور جنین کو ضائع کرنے کی سزا بھی مقرر ہے ۔ لیکن غرّہ کا قانون مفقود ہے ۔ Council of Islamic Ideology نے

Offences against human body(Enforcement of Qisas and Diyat) Draft Ordinance 1981 میں

غرّہ کے قانون کو تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ اگر یہ نافذ ہو جائے تو پاکستان میں جنین کو مکمل تحفظ مل سکتا ہے اور وہ ہزاروں جانیں جو مجرم دائیوں اور ڈاکٹروں کے ہاتھوں ضائع ہوتی ہیں انہیں بچایا جا سکتا ہے ۔

قصّہ مختصر جنین کے تحفظ کا قانون پڑھ کر اسلام کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کا مزید یقین ہوتا ہے ۔ انگریزی قانون عزّہ کے قانون کے بارے میں خاموش ہے ۔ آسٹریلیا اور آئرلینڈ میں جنین کے ضائع ہونے یا ضربات لگنے کی صُورت میں معاوضہ دیا جاتا ہے لیکن فقہہ میں عزّہ کا قانون زیادہ آسان اور جامع ہے ۔ اس قانون کی تدوین کی اشد ضرورت ہے اور یہ Codification کے بعد مجموعہ فوجداری کا حصّہ بآسانی بن سکتا ہے ۔ ہمارا فقہی سرمایہ ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے میں جگہ جگہ بکھرا پڑا ہے ۔ اس کی تدوین اشد ضروری ہے تاکہ نفاذ شریعت ہو سکے ۔

فہرستِ کتب

(1) Abdul Wadud: Phenomena of Nature and the Quran (Lahore 1971).

(2) R.W.M.Dias: Jurisprudence(Butterworths) London, Third Edition.

(3) Saheh Muslim: Imam Muslim(rendered into English by Abdul Hameed Siddiqui), Lahore,1980.

(4) N.J.Coulson: A History of Islamic Law, Edinburgh (1971).

(5) N.J.Coulson: Succession in the Muslim Family.

(6) Joseph Schacht: Introduction to the Islamic Law, Oxford (1964).

(7) Nawawi: Minhaj-at-Talibin, English translation by E.C.Howard,(London,1977)

(8) Imam Hanbal: Mujam-ul-Fiqh-il-Hanbali, Kuwait (1973).

(9) Abdul Rahim: The Principles of Muhammadan Jurisprudence (Lahore).

(10) Dr.S.M.Yusuf: Islamic Justice in Islam. (Lahore, 1971).

(11) M.Cherif Bassiouni: The Islamic Criminal Justice System, Oceana Publications, (New York, 1982).

(12) Cross and Jones: Introduction to Criminal Law, Butterworths, London (1968).

(13) Smith & Hogan: Criminal Law, Butterworths, London (1978).

(14) The Holy Quran: Text translation and commentary by Abdullah Yusuf Ali, Qatar (1946).

(15) Muhammad Asad: The Message of the Quran, Gibraltar (1980).

(16) Dr.Robert Roberts: The Social Laws of the Quran, Lahore (1978).

(17) Asaf A.A.Fyzee: Outlines of Muhammadan Law Oxford, 1964).

(18) Govt:of Pakistan: Council of Islamic Ideology: Offences Against Human Body (Enforcement of Qisas and Diyat), Draft Ordinance, 1981.

۱۹- ابن القیمؒ: اعلام الموقعین - قاہرہ ۱۹۶۱ء ایڈیشن

۲۰- ابن قدامہؒ- المغنی (مصر ۱۹۷۴) ایڈیشن

۲۱- عبدالقادر عودۃ التشریع الجنائی الاسلامی قاہرہ (۱۹۶۰) ایڈیشن

۲۲- امام مالک بن انسؒ: المؤطا - مصر (۱۹۲۰ء) ایڈیشن

۲۳- امام شافعیؒ: کتاب الامُ - قاہرہ (۱۹۶۱ء) ایڈیشن